بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ✻ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳۲	۱۱ ماہ احسان ۱۳۲۳ ہش	۱۹ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ	۱۱ جون ۱۹۴۴ء	نمبر ۱۳۵

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۰ ماہ احسان (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ثم الحمد للہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہل بیت اور دیگر اہل قافلہ بھی خیریت سے ہیں۔

قادیان ۱۰ ماہ احسان۔ سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو عارضہ پیچش کی شکایت ہے احباب سیدہ موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاندان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ میں خیروعافیت ہے۔ ــــ حضرت حافظ سید

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

پاکستان اور آزاد حکومت کا مطالبہ ہندوستان کی غلامی کو مضبوط کرنیوالی زنجیریں ہیں

فرمودہ ۱۱ اپریل ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ۔ دنیا کی بہت سی خرابیاں اور قلب کے زنگ اس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ کہ انسان ایسی باتوں میں تو پڑ جاتا ہے جن کے اس کا واسطہ نہیں ہوتا۔ یا بہت دور کا واسطہ ہوتا ہے۔ مگر جو بات اس کے لئے روحانیت کا مدار ہوتی ہے۔ اس کی طرف توجہ ہی نہیں کرتا۔ یا بہت ہی کم توجہ کرتا ہے۔ عام طور پر یہی مرض ہوتا ہے جس کی وجہ سے لوگ کبھی حقیقی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ جن باتوں سے تیرا کوئی واسطہ نہ ہو یا جن پر تیری روحانی زندگی اور ایمان کا مدار نہ ہو۔ تیرے ایمان کی علامت یہ ہے۔ کہ تو اس کی طرف توجہ ہی نہ کرے گا۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ ابھی تک یہ بات ہماری جماعت کے بعض افراد میں بھی پائی نہیں جاتی ایسی دُور کی باتیں جن کا ان کی روحانی زندگی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ان میں تو وہ زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ مگر وہ باتیں جن کی اصلاح کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اُن کی طرف کم توجہ کرتے ہیں۔

کل ہی ایک شخص نے یہاں پاکستان کے متعلق سوال کیا۔ وہ تو مجبور تھا کیونکہ لاہور میں ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن میں نے دیکھا کہ اس کے اس سوال سے قادیان کے تین چار نوجوانوں کے دلوں میں کھلبلی پیدا ہو گئی۔ اور انہوں نے سمجھا کہ پاکستان کے ذریعہ تو اُن کے لئے بادشاہت کا فیصلہ ہونے والا تھا یا انہیں کوئی خاص شوکت اور عظمت ملنے والی تھی مگر میں نے اُن کی اس تمام عمارت کو گرا دیا حالانکہ وہ لوگ جو اس چیز کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ وہ بھی اس کو قریب المحصول خیال نہیں کرتے۔ فی الحال تو اس چیز کو انگریزوں نے ہندوستان پر حکومت کرنے کا ایک ذریعہ بنا لیا ہے۔ ہندوؤں سے کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم تمہیں آزاد کر دیں مگر ہم کیا کریں مسلمان پاکستان کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں سے کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم پاکستان کا مطالبہ کس طرح منظور کر لیں ہندو تو اس بات کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ پس فی الحال تو انگریزوں نے بیس پچیس سال ہندوستان پر اور حکومت کرنے کا ان چیزوں کو ایک ذریعہ بنا لیا ہے۔ نہ مسلمانوں کو ان کا پاکستان ملا۔ اور نہ ہندوؤں کو اُن کی آزاد حکومت ملی۔ مگر اتنا ضرور ہو گیا۔ کہ اس کے نتیجہ میں انگریزوں کے قدم ہندوستان میں اور بھی مضبوط ہو گئے۔ اور ان چیزوں میں اس قدر غلو اختیار کر لیا گیا ہے۔ کہ اگر گورنمنٹ کبھی ہندوستانیوں کو حقوق دینے کی طرف متوجہ بھی ہوتی ہے۔ تو کسی وقت پاکستان والے اس کی ٹانگ کھینچ لیتے ہیں اور کہتے ہیں ایسا نہ کرنا۔ اصل مطالبہ پاکستان کا ہے اور کسی وقت جب وہ مسلمانوں کا شور سن کر ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ تو کانگرس والے کہتے ہیں۔ کہ ہمیں اپنا غلام ہی رہنے دیجئے۔ مگر پاکستان کی بات نہ مانئے۔ اس سے ہمارا دل دُکھتا ہے۔ گویا وہی بات ہے۔ کہ آب نہ دیدہ موزہ از پا کشیدہ۔ پانی نظر ہی نہیں آیا۔ اور انہوں نے موزے پہلے ہی اُتار لئے ہیں۔ یہ بات دلالت کرتی ہے۔ کہ اس معاملہ میں غور و فکر سے کام نہیں لیا جاتا۔

ہماری جماعت میں بھی بعض ایسے آدمی پائے جاتے ہیں۔ جو جذباتی رنگ میں کام کرنے کے عادی ہیں۔ کام کرنے والا اپنے کام کی حقیقت کو جانتا ہے۔ مگر وہ سطحی اور بالکل لاحاصل فضول باتوں میں اپنا وقت ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے ایک پہاڑ میں ٹنل بننے والی ہو۔ اس کے متعلق فیصلہ ہو رہا ہو۔ کہ ٹنل کس طرح بنائی جائے۔ مگر دو آدمیوں نے ایک دوسرے کا گلا پکڑا ہوا ہو۔ اور وہ اس بات پر لڑ رہے ہوں۔ کہ جب ٹنل بن گئی۔ تو پہلے کون اس میں سے گذرے گا۔ وہ نادان یہ نہیں دیکھتے۔ کہ ابھی پانچ سات میل لمبی ٹنل بننی ہے۔ کروڑوں من ملبہ نکلنا ہے ہزاروں مزدوروں نے دن رات کام کرنا ہے اور یہ اس بات پر بحث کر رہے ہیں۔ کہ جب ٹنل بن گئی۔ تو اس میں سے پہلے کون گذریگا۔ یہ ایسی حماقت اور نادانی کی بات ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اس کا ارتکاب کرے۔ تو سب لوگ اُس پر ہنسیں گے۔ کہ یہ کیا کر رہا ہے۔ مگر ایسی ہی حالت ہماری جماعت کے بعض نوجوانوں کی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم یہ مت کہو کہ کل میں ایسا کروں گا۔ اگر کہنا ہو۔ تو یہ کہو کہ اگر خدا نے چاہا تو ایسا ہو جائیگا۔ پس مومن تو دُور کی خیالی بات سوچتے ہی نہیں۔ اور پھر ایسی بات پر اپنا وقت ضائع کرنا تو صریح حماقت ہے۔ جس میں ابھی ہزاروں مشکلات اور ہزاروں روکیں پائی جاتی ہیں۔ میرے نزدیک تو پاکستان اور آزاد گورنمنٹ کا مطالبہ یہ دو چیزیں ہندوستان کی غلامی کا ذریعہ ہیں۔ اور جس طرح دو بلیوں کا پنیر بانٹنے والے بندر کا قصہ ہے۔ اسی طرح جب کانگرسی شور مچاتے ہیں۔ تو انگریز کہتے ہیں۔ ہم کیا کریں مسلمان تو ہم سے پاکستان کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اُن کے حقوق کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ اور جب مسلمان شور مچاتے ہیں

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

تو وہ کہہ دیتے ہیں ہم پاکستان کا مطالبہ تسلیم تو کریں۔ مگر ہندوؤں کا کیا کریں کہ وہ اکھنڈ ہندوستان کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ غرض یہ دونوں چیزیں ہندوستان کی غلامی کا ذریعہ ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ آزادی حاصل ہو۔ ان سے ملک کی غلامی کی زنجیریں اور بھی مضبوط ہو رہی ہیں ؛

کل کی باتوں میں بھی اسی قسم کی حماقت کا ارتکاب کیا گیا تھا۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ۔ اسلام کہتا ہے۔ کہ ایسی باتوں کی طرف جو فضول ہوں توجہ ہی نہ کرو۔ اور ایسا سمجھو کہ گویا وہ تمہارے راستہ میں آئی ہی نہیں۔ مگر میں نے دیکھا کل کی بات سنکر ایک نوجوان نے مجھے لکھا کہ ادھر آپ کہتے ہیں۔ کہ پاکستان کا مطالبہ کوئی اچھی چیز نہیں۔ اور ادھر آپ کہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی احمدی انفرادی طور پر مسلم لیگ میں شامل ہو کر مسلمانوں کی خدمت کرنا چاہے تو بے شک کرے۔ یہ دو باتیں آپس میں صریح متضاد ہیں۔ مگر یہ کیسی لغو بات ہے جو اس نوجوان نے لکھی۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کوئی شخص کسی کو کھانا کھلائے۔ اور وہ بعد میں کسی دوسرے سے لڑ پڑے۔ تو وہ شخص بجائے اس امر پر غور کرنے کے کہ وہ کیوں لڑا یہ کہنا شروع کر دے۔ کہ تم نے اسے کھانا کھلایا تھا۔ اس کھانے سے اسکے اندر خون پیدا ہوا۔ خون سے اس کے اندر طاقت آئی۔ اور اس طاقت سے کام لے کر اس نے مجھے مکہ مارا۔ اس لئے اصل قصور تمہارا ہے۔ تمہیں آئندہ اسے کھانا نہیں کھلانا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص ہم سے بھیک مانگتا ہے اور ہم اسے کچھ خیرات دے دیتے ہیں۔ مگر وہ اس روپے پیسے سے افیون کھا لیتا ہے۔ یا شراب پی لیتا ہے۔ تو کیا ایسی صورت میں ہم اسے خیرات نہ دیا کریں۔ آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا واسطہ کہ وہ شراب پیتا ہے۔ یا افیون کھاتا ہے۔ تمہارا کام یہی ہے۔ کہ جب تم کسی کو محتاج دیکھو تو اسے خیرات دے دو۔ اس کے بعد وہ اس خیرات کو کس طرح استعمال کرتا ہے۔ اس کا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اسی طرح جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مسلم لیگ کا قریب ترین مقصد یہ ہے۔ کہ وہ مسلمانوں میں بیداری پیدا کرے تو اس نقطہ نگاہ کے ماتحت اگر ہم اپنی جماعت کے افراد کو اجازت دے دیتے ہیں۔ کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں تو محض اس خیال سے کہ آئندہ پچاس سال کے بعد کیا ہو جائے گا۔ ہمارے لئے اس مدد سے پہلو تہی کرنا جائز نہیں ہو سکتا۔

حدیثوں میں آتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ایک دفعہ رات کے وقت کوئی شخص صدقہ لے کر نکلا۔ اور اندھیرے میں ایک شخص کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ اس نے سمجھا۔ کہ وہ کوئی غریب آدمی ہو گا۔ مگر درحقیقت وہ چور تھا۔ جب صبح ہوئی۔ تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ رات کو کوئی احمق شخص ایک چور کو صدقہ دے گیا ہے۔ دوسرے دن وہ پھر صدقہ لے کر نکلا۔ اور اس نے ایک ایسے آدمی کے ہاتھ پر صدقہ رکھ دیا۔ جو بڑا مالدار تھا۔ جب صبح ہوئی۔ تو اس نے دوستوں سے ذکر کیا۔ کہ رات کو اندھیرے میں کوئی شخص میری مٹھی میں اتنا روپیہ رکھ کر چلا گیا ہے۔ لوگوں میں پھر یہ بات مشہور ہوئی۔ اور انہوں نے کہا یہ عجیب صدقہ ہے۔ جو ایک مالدار کو دیا گیا ہے۔ تیسرے دن وہ پھر صدقہ لے کر نکلا۔ اور اب کی دفعہ اس نے غلطی سے ایک کنچنی کو صدقہ دے دیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں نے پھر کہا۔ کہ رات کو کوئی بے وقوف شخص ایک کنچنی کو صدقہ دے گیا ہے۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ تو کیا اس کا صدقہ قبول ہوا یا نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کا صدقہ قبول ہو گیا۔ چاہے وہ صدقہ کسی چور کو ملا ہو۔ یا مالدار کو ملا ہو۔ یا کنچنی کو ملا ہو۔

تو انسان جب قریب الحصول چیز میں کسی کی مدد کرتا ہے۔ تو یہ خیال کر کے اس مدد سے رک نہیں جاتا۔ کہ آئندہ اس مدد کے نتیجہ میں کسی خطرے کا امکان ہے اگر کوئی ایسا کرے۔ تو یہ اس کی بیوقوفی ہوگی۔ اور یہ ایسی ہی بات ہوگی۔ جیسے کسی مسلمان کے پاس کوئی غریب ہندو آئے۔ تو وہ یہ کہے کہ میں اس ہندو کو روٹی نہیں دیتا۔ کیونکہ اگر میں نے اسے روٹی دی۔ تو اس کے کھانے سے اسے طاقت آئے گی۔ اور پھر اگر کسی وقت ہندو مسلمان کی لڑائی ہوئی۔ تو یہ اس طاقت کے نتیجہ میں مسلمان کا سر پھوڑے گا۔ کوئی شخص کسی غریب عیسائی کو اس لئے صدقہ دینے سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ اگر میں نے اسے صدقہ دیا۔ تو اس میں طاقت پیدا ہوگی۔ اور پھر اس طاقت کے نتیجہ میں یہ انجیل کی آیتیں پڑھ پڑھ کر کمزور لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ یہ پاگل پن کی باتیں ہیں اور کوئی عقلمند شخص ایسی باتوں کے قریب نہیں جایا کرتا۔ اگر ایسے دور کے نتائج لوگ نکالنے لگیں۔ تو پھر اپنے بیٹے کی بھی پرورش نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہمیں کیا علم ہے۔ کہ بڑا ہو کر وہ چور بن جائے یا ڈاکو بن جائے۔ یا اسلام سے مرتد ہو جائے۔ یا انسان گھر میں جائے تو وہ کھانا چھوڑ کر بھاگ جائے۔ اور کہے نہ معلوم کھانے میں میری بیوی نے زہر ملا رکھا ہو۔ اور وہ میرے ساتھ بیوفائی کرنے والی ہو۔ اگر اس قسم کی باتوں میں انسان الجھ جائے۔ اور دور از کار نتائج کے پیچھے پڑ جائے۔ تو دنیا میں امن ہی نہ رہے۔ اسی لئے میں نے کہا تھا

نہ انکار مے کنم نہ ایں کار مے کنم

اگر پاکستان کا مطالبہ منظور بھی ہو جائے تو اس کے لئے ابھی بڑی مدت درکار ہے گاندھی جی نے ایک دفعہ ہندوستانیوں سے کہا تھا۔ کہ میں چھ مہینہ میں حکومت لے دوں گا۔ یہ سنہ ۱۹۱۸ء کی بات ہے۔ اور اب اس پر چھبیس سال گزر چکے ہیں۔ مگر ابھی ان کا قدم ابتدائی منزل پر ہی ہے۔ حالانکہ جس قدر قربانی کانگرسیوں نے کی ہے۔ مسلمانوں نے اس کے مقابلہ میں عشر عشیر بھی قربانی نہیں کی۔ کانگرس اب تک پچیس تیس لاکھ آدمی جیل میں بھجوا چکی ہے۔ اور دس بارہ ہزار آدمی مختلف جھگڑوں میں مارے گئے ہیں۔ یا ایسے شدید زخمی ہوئے ہیں۔ کہ وہ ہمیشہ کے لئے بیکار ہو گئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مسلمانوں نے پاکستان کی جدوجہد میں کیا قربانی کی ہے۔ ان کے لیڈر اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ایک گھنٹہ کے لئے بھی جیل میں نہیں گئے۔ اور ایک مسلمان کے پاؤں میں کانٹا تک نہیں چبھا۔ ایسی حقیر جدوجہد کے نتیجہ میں ان کا اتنا بڑا مطالبہ کس طرح منظور ہو سکتا ہے۔ پہلے وہ قربانیاں کریں گے۔ پھر جو سامان پیدا ہوگا۔ اس سے یہ معلوم ہوگا۔ کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھیگا۔

پس جس چیز کی کوئی صورت ظاہری نہیں ہوئی۔ اس کے متعلق اگر انسان سوالات کرنا شروع کر دے۔ تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا۔ کہ ہماری جماعت کے نوجوانوں کے دماغ میں بھی قوت عملیہ نہیں رہی۔ محض مونہہ کی لاف وگزاف سے وہ خوش ہو جانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ مونہہ کی باتوں سے کچھ نہیں بنا کرتا۔ یہ باتیں تو غیر بھی کر لیا کرتے ہیں۔ شروع شروع میں جب گاندھی جی نے آزادی کے لئے جدوجہد شروع کی۔ تو کانگرسی اپنی تقریروں میں کہا کرتے تھے۔ کہ انگریزوں کے مقابلہ میں ہندوستانیوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے۔ کہ اگر ہمارا تیسرا حصہ بھی پیشاب کرے۔ تو انگریز اس میں بہہ جائیں۔ مگر بعد میں پیشاب چھوڑ بم بھی پھینکے گئے۔ تو کچھ نہ بنا۔ اور باوجود اس کے کہ چھبیس سال گزر گئے اور ہزاروں کوششیں کی گئیں۔ پھر بھی ان کا مقصد پورا نہ ہوا۔ بلکہ اب تو پاکستان کے شور سے گورنمنٹ اور بھی مضبوط ہو گئی ہے۔ جب بھی وہ اٹھنے لگتی ہے پاکستان کی طرف مونہہ کر لیتی ہے۔ اس پر ہندو کہتے ہیں بیٹھے صاحب پاکستان سے ہماری جان نکلتی ہے۔ اور جب وہ کانگرس کی طرف مونہہ کرتی ہے۔ تو مسلمان کہتے ہیں بیٹھے صاحب آپ جاتے کہاں ہیں۔ ہم تو ہندوؤں کے ساتھ مل کر نہیں رہ سکتے۔ پس یہ بالکل لغو بات ہے۔ تمہارا اصل کام تبلیغ اسلام ہے ان باتوں میں تمہیں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے ؛

تمام دنیا کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ کے انعامات

غیر مسلموں کے لئے

تمام غیر مسلموں کی مذہبی کتابوں سے ثابت ہے۔ کہ جب جب ان کے دھرم میں زوال آتا تھا۔ تب تب ان کی اصلاح کے لئے ایک خدائی راہ نما ظاہر کیا جاتا تھا۔ قرآن شریف سے بھی یہ ربانی قانون ثابت ہے۔ مگر اسلام سے پیشتر کے وہ تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے لئے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم نامکمل تھی۔ آخر وہ زمانہ آیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے تمام جہان کے لئے ایک ہی کامل مذہب اسلام قائم کیا۔ اس کے بعد ان مذاہب کی تجدید کی کوئی ضرورت باقی نہ رہی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان میں اپنی طرف سے راہ نما مبعوث فرمانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف فرما دیا۔ اگر کسی غیر مسلم کا یہ دعوےٰ ہو۔ کہ اب بھی ان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو اس منصب کے ربانی مصلح کو پبلک میں پیش کرو ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔

مسلمانوں کے لئے

اسلام میں بھی یہی ربانی قانون ثابت ہے۔ جیسا کہ سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ان اللّٰہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا۔ جو ان کے لئے دین تازہ کریگا گزشتہ صدیوں میں ایسے ربانی مجددین کا ظہور برابر ہوتا رہا۔ اس طرح اس صدی میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا ہوا۔ جو لوگ آپ کو صادق نہیں مانتے۔ ان کو یہ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ اگر ان کی نظر میں کوئی اور صاحب اس ربانی منصب کے مدعی ہیں۔ تو ان کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ ورنہ وہ تمام لوگ جو اس ربانی مصلح کو نہیں مانتے۔ خوب یاد رکھیں کہ مرنے کے بعد قبر میں داخل ہوتے ہی منکر نکیر فرشتوں کو جواب دینا ہوگا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کو یہ چیلنج دیا گیا۔ کہ وہ اس سلسلہ کے خلاف جو عقائد رکھتے ہیں۔ وہی عقائد ایک پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کریں۔ تو ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ مگر اکیس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ہم خیالوں کے لئے

اگر کوئی صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کو وہ ہمارے خلاف جو عقائد رکھتے ہیں۔ وہی عقائد ہمارے شائع شدہ حلفنامہ کے ساتھ ایک پبلک جلسہ میں بیان کرنے پر آمادہ کریں گے تو ان کو دو ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے دوسرا انعام

آخری فیصلہ کی دعا کے متعلق حلف اٹھانے پر گیارہ ہزار روپیہ انعام

سکندرآباد کی انجمن اہلحدیث کے لئے

صحیح بخاری میں یہ حدیث ہے کہ مسیح موعود مسلمانوں میں سے آئے گا۔ مگر یہاں کی انجمن اہلحدیث نے ایک اشتہار میں اس حدیث کے الفاظ کو تبدیل کر کے من السماء یعنی آسمان سے آئے گا شائع کیا ہے۔ اس کے متعلق اس کو دو ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج دیا گیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کے لئے

مولوی محمد علی صاحب کی سالہا سال کی تحریرات سے ثابت ہے۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود مہدی آخر زمان نبی رسول مانتے ہیں۔ اور ان کے منکر کو کافر سمجھتے ہیں پھر بھی چند سال سے وہ لوگوں میں اس کے خلاف شائع کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے جو کچھ عقائد ہوں۔ وہ ایک پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کرنے کیلئے ۲۲ ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ چیلنج دیا گیا ہے۔ مگر دو سال ہو گئے حلف اٹھانے کی جرات نہیں کر سکتے

مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیالوں کے لئے

اگر کوئی صاحب مولوی محمد علی صاحب کو انہی کے عقائد حلفاً بیان کرنے پر آمادہ کریں گے۔ تو ان کو دو ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

ان تمام انعامات کی تفصیل کے لئے ایک رسالہ انگریزی و اردو زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ قیمت دو آنہ۔ ایک روپیہ کے دس معہ محصول ڈاک۔ خاکسار عبداللہ الہ دین۔ الہ دین بلڈنگس سکندرآباد دکن

(نوٹ) ہمارے احباب یہ اشتہار اپنے غیر مسلم یا غیر احمدی یا غیر مبائعین احباب کو دکھلائیں گے۔ تو بغیر کسی خرچ کے تبلیغ کا ثواب حاصل کر سکیں گے

انبیاء علیہم السلام کی سیرت کے متعلق جلسے

بنگہ

۱۴ر مئی زیر صدارت جناب ڈاکٹر سردار گوربخش سنگھ صاحب سندھو ایل۔ سی۔ پی اینڈ ایس آئی ایم۔ ڈی سرجن بنگہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد ماسٹر مدن موہن صاحب شاستری جی نے سری رام چندر جی مہاراج اور سری کرشن جی مہاراج کی زندگیوں کے حالات بیان کئے۔ سردار بسنت سنگھ جی صاحب گیانی نے حضرت باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے حالات سنائے۔ مولوی شریف صاحب امینی مولوی فاضل نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی پر مختصر مگر دلکش تقریر کی۔ جناب صدر صاحب نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ دنیا میں امن قائم ہونے کے لئے ایسے جلسے نہایت مفید ہیں۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔

خاکسار فضل دین احمدی بنگہ

گنج

۱۴ر مئی جلسہ کیا گیا۔ ڈاکٹر محمد الدین صاحب صدر تھے۔ سعد اللہ خان صاحب اور بابو مختار احمد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت۔ قمر صاحب نے حضرت مسیح ناصری اور حضرت بدھ کے متعلق اور عبدالقدیر عاصم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پر تقریریں کیں۔ بعض غیر احمدی بھی شریک جلسہ ہوئے۔

پٹیالہ

۱۴ر مئی جلسہ ہوا۔ جلسہ گاہ میں مستورات کے لئے تسلی بخش انتظام تھا۔ اور لاؤڈ سپیکر لگایا گیا تھا۔ جناب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کا لیکچر تھا۔ آپ نے دیگر پیشواؤں کے حالات بیان فرماتے ہوئے ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اوتار رشی جب بھی آئے صرف توحید کی تعلیم لے کر آئے۔ اور یہ کہ سب کی یکساں طور پر مخالفت ہوئی۔ نیز یہ کہ کامیابی آخر خدا کے پیغامبروں کو ہی ہوتی رہی ہے اور مخالفت ہمیشہ ناکام ہوتے رہے ہیں۔ آپ کا بیان ایسا دلچسپ تھا۔ کہ پبلک سکون سے جمی بیٹھی رہی۔ ہندو سکھ مسلمان سب نے اس تقریر کی تعریف کی۔ اور ایک معزز ہندو نے کہا۔ کہ یہ ایسی بنیاد قائم ہو گئی۔ کہ اگر اسی قسم کا سلسلہ جاری رہا تو ناممکن ہے۔ کہ اتفاق اور اتحاد قائم نہ ہو۔ ۲۲ مئی کو مختلف خیالات کے لوگ اسلم صاحب کی ملاقات کے لئے ان کی قیام گاہ پر آتے اور تبادلہ خیالات کرتے رہے۔

خاکسار جمیل الرحمن احمدی پٹیالہ

چک ۱۱۶ سرگودھا

۱۴ر مئی ۸ بجے شام جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد ہوا۔ نہ صرف گاؤں بلکہ ارد گرد کے ہندو مسلم سکھ جلسہ میں شامل تھے۔ لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ خاکسار سید غلام جیلانی شاد

پاک پٹن

۲۸ر مئی شہر میں جلسہ پیشوایان مذاہب زیر صدارت لالہ کرم چند صاحب بیدی بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی پلیڈر منعقد ہوا۔ سردار تخت سنگھ صاحب نے اپنی نظم سنائی خاکسار نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ اور دنیا کے تمام ملکوں۔ قوموں اور خاندانوں کے نبیوں اور اوتاروں کی بزرگی اور عظمت۔ اور ان سے محبت کرنے کے بارہ میں قرآن کریم کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اصول اور دلائل بیان کئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے بعض پہلو بیان کئے۔

بعد ازاں سوامی رام لعل صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر نے سری رام چندر جی کی سوانح میں سے چند واقعات بیان کئے

آپ کے بعد لالہ نوہریا رام صاحب ہیڈ ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول نے سوامی صاحب کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں آپس میں محبت اور پریم سے رہنا چاہیئے۔ بعد ازاں شیخ محمد عبداللہ صاحب مقرب احمدی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول پاک پٹن نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بیان کئے۔ اور آخر میں جناب پریذیڈنٹ صاحب نے سری کرشن جی مہاراج کی زندگی کے چند واقعات بیان کرکے تقریروں پر مختصر تبصرہ کیا۔

خاکسار غلام احمد خان ایڈووکیٹ

کریام

۱۲ر ہجرت زیر صدارت چوہدری عبدالرحمٰن خانصاحب جلسہ پیشوایان مذاہب کریام میں ہوا۔ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت اور ماسٹر فضل احمد صاحب نے سری رام چندر جی کی زندگی کے حالات بیان کئے۔ جلسہ میں حاضری کافی تھی۔ خاکسار عبدالغنی خان

تاپنگ علاقہ خوردہ سارلیسہ

۱۳ر مئی زیر صدارت سری جگت پنڈت لوک ناتھ رائے گورو جلسہ منعقد ہوا۔ پہلے سے ہندو معززین کو اپنے اپنے پیشواؤں کی خوبیاں بیان کرنے کے متعلق تحریک کی گئی تھی۔ مگر عین جلسہ کے وقت صدر جلسہ نے یہ اعلان کیا۔ کہ اس سال آپ احمدی لوگ جملہ مذاہب کے پیشواؤں کی خوبیاں بیان کریں۔ آئندہ سال ہم کریں گے۔ چنانچہ جناب مولوی صمصام الدین صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کیرنگ نے سری رام چندر جی۔ سری کرشن جی۔ گوتم بدھ و حضرت مسیح ناصری و حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کو مختلف پیرایوں سے بیان کیا۔ سامعین بڑی دلچسپی سے سنتے رہے۔ صدر جلسہ نے کہا۔ آج تک ہم نے اپنی زندگی میں کسی شخص سے جملہ بزرگان دین کی خوبیاں نہیں سنی تھیں آج سنی ہیں۔ اس لئے ہم احمدیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ آئندہ جاری رہیگا۔

کیرنگ

۱۲ر مئی زیر صدارت مولوی محمد شجاعت علی خانصاحب انسپکٹر بیت المال جلسہ ہوا۔ مولوی ضیاء الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ٹی مولوی محمد محسن صاحب شیخ شاہجہان صاحب اور شیخ مکرم علی صاحب نے تقریریں کیں۔ سامعین میں بہت اچھا اثر پیدا ہوا۔

خاکسار ضیاء الدین قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ

منٹگمری

۱۲ر مئی جلسہ ہوا پریذیڈنٹ جناب پنڈت جگن ناتھ صاحب تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ صاحب صدر نے سری رام چندر علیہ السلام کی سیرت بیان کی۔ گیانی نہال سنگھ جی نے حضرت باوا نانک کی سیرت پر تقریر فرمائی۔ خاکسار نے حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کی سیرت پر تقریر کی۔ چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منٹگمری نے باوجود علالت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ ہر مذہب و ملت کے افراد شامل ہوئے۔

خاکسار محمد یوسف علی

کمال ڈیرہ سندھ

۲۲ر مئی جلسہ ہوا۔ اور بفضلہ تعالیٰ توقع سے زیادہ لوگ اکٹھے ہو گئے۔ خاکسار نے اس قسم کے جلسوں کی ضرورت اور قرآن مجید نیز بعض دوسرے بانیان مذاہب کی تعلیم سے آپس میں تعلقات بڑھانے کی اہمیت پر تقریر کی جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔

اس کے بعد جناب ماسٹر محمد پریل صاحب نے اندازاً دس منٹ تقریر فرمائی۔ [illegible] جمرہ مل نے اس قسم کے جلسہ پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور تقریر کی۔ بعدہٗ جناب غلام قادر شاہ صاحب پریذیڈنٹ کمیٹی نے ایسے جلسوں کو کامیاب کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد جناب پٹیل چودھری مل صاحب نے ایسے جلسوں کی تعریف کی۔ اور کہا میں حکیم محمد موہیل اور ماسٹر محمد پریل صاحب سے امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ ایسے جلسے ہم کیا کریں گے اور وہ ان میں تقریریں فرمایا کریں گے۔

خاکسار حکیم محمد موہیل احمدی سکرٹری تبلیغ

راولپنڈی

جلسہ یوم سیرت پیشوایان مذاہب کمپنی باغ میں ۱۲ر ماہ ہجرت کو منایا گیا۔ صدر خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ماسٹر دیوان چند صاحب سکرٹری برہمو سماج نے بانی برہمو سماج راجہ رام موہن رائے کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ مولوی محمد صدیق صاحب احمدی نے "اسلام کی خوبیاں" پر تقریر کی۔ بعد ازاں گورو نانک دیو جی کی سیرت پر بخشی پرتاپ سنگھ صاحب ایڈووکیٹ نے تقریر کی۔ مولوی چراغ دین صاحب نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بیان فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کا سب سے بڑا محسن ثابت کیا۔ اس کے بعد گیانی پریم سنگھ صاحب نے گورو نانک دیو جی کی زندگی کے حالات بتائے۔ سردار ایشر سنگھ صاحب نے جو کہ راولپنڈی کے مشہور پنجابی شاعر ہیں نظم پڑھی۔ اختتامی تقریر پر مولوی چراغ دین صاحب مبلغ مولوی فاضل سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ سیرت بیان کی۔

خاکسار کریم بخش سکرٹری تبلیغ

مردان

۱۲ر مئی۔ جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب منعقد ہوا۔ سب سے پہلے قرآن کریم کی تلاوت کی گئی جناب باوا پریم سنگھ صاحب نے باوا گورو نانک صاحب کی سیرت پر تقریر کی۔ انکے بعد جناب گیانی واحد حسین صاحب نے باوا گورو نانک صاحب کے پوتر جیون پر تقریر فرمائی۔ جلسہ میں علاوہ مسلمانوں اور ہندوؤں کے سکھ اصحاب بھی موجود تھے۔ جو تقریر سے خاص طور پر متاثر ہوئے۔ تقریر کے بعد باوا پریم سنگھ صاحب نے گیانی صاحب کا اور جماعت احمدیہ مردان کا شکریہ ادا کیا۔ (سکرٹری تبلیغ)

سیالکوٹ

۱۲ر مئی۔ جلسہ یوم پیشوایان مذاہب زیر صدارت نواب محمد الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر جماعت احمدیہ کی جلسہ گاہ میں ہوا۔ جس میں تلاوت کے بعد ایک ہندو نے نظم پڑھی۔ ایک سکھ صاحب نے گورو نانک دیو جی کی چند نصیحت آموز باتیں پیش کیں۔ پھر نواب محمد الدین صاحب نے گورو نانک دیو جی کی تعلیم کی چند اہم باتیں پیش کرکے قرآن مجید کی بھی وہی تعلیم پیش کی۔ ازاں بعد جینیوں کے سوامی نے جین مذہب کے متعلق ایک لیکچر دیا۔ پنڈت جمنا داس نے گوتم بدھ کے متعلق ایک لیکچر دیا۔ محمد تقی صاحب بیرسٹر نے سری کرشن جی مہاراج کے حالات بیان کئے۔ پھر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مختلف نکات بیان فرمائے۔

سید امجد علی شاہ صاحب نے اس زمانہ کی علامات اور تمام مذاہب کے موعود کے متعلق ایک پُر از معارف تقریر کی۔ سب سے آخر میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا نے تمام بانیان مذاہب کی چند چیدہ چیدہ خوبیاں بیان فرمائیں۔ خاکسار [illegible] سکرٹری تبلیغ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی ہے جو دین الٰہی کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو" "یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے۔ جو نوع انسان کو دیا گیا ہے اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت ہے۔ وہ جو اس موقعہ کو کھو دے" (الحکم)

ہمارے یہاں ایک آنہ سے دو روپیہ تک کا اردو انگریزی لٹریچر موجود ہے۔ وہ بلا کسی مزید خرچ کے دنیا کے جس پتہ پر چاہو روانہ کیا جا سکتا ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد (دکن)

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۷۴۴۵ منکہ مریم بیگم زوجہ فضل الٰہی صاحب ارشد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ راپریل ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ منقول جائداد حسب ذیل ہے (۱) انگوٹھی سنہری ایک عدد قیمت اندازاً ۱۵ روپیہ ہے (۲) حق مہر ۲۰۰ روپیہ بذمہ شوہر خود ہے۔ کل مبلغ ۔/۲۱۵ روپے ہوتے ہیں۔ اور اسکے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو مبلغ ۲۷ روپے بنتے ہیں۔ میں انشاء اللہ کوشش کرکے اپنا حصہ وصیت اپنی زندگی میں باقساط ادا کردوں گی۔ (نوٹ) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا ثابت ہو تو میری یہ وصیت اس جائداد پر بھی حاوی ہوگی۔

الامتہ:۔ مریم بیگم زوجہ فضل الٰہی ارشد محلہ دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد:۔ فضل الٰہی ارشد محلہ دارالرحمت خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ ...الدین واقف زندگی

آپ کیا پسند کریں گے؟

آج کل ریلوں کا کام اس قدر بڑھ گیا ہے کہ وہ عام ضرورت کی اشیا کو پابندی سے برابر تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ مسافروں کے لئے پہلے کی طرح آمدورفت کی سہولتیں نہیں فراہم کر سکتیں۔

پبلک یا تو سفر ہی کرلے یا اپنی ضروریات ہی حاصل کرلے۔ دونوں باتیں ساتھ ساتھ نہیں ہو سکتیں۔ مگر ظاہر ہے کہ خوراک۔ کپڑے۔ ایندھن اور دوسری ضروریات زندگی کا پہنچانا مسافروں کو لے چلنے سے زیادہ ضروری ہے۔ آپ قلت کے کسی علاقے میں گئے ہوں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہزاروں من اناج سے لدی ہوئی مال گاڑیاں بھوک اور فاقوں میں گرفتار لوگوں کے لئے کیا اہمیت رکھتی ہیں۔ اُن کی زندگی کا دارومدار ہی ان مال گاڑیوں پر ہوتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ مسافروں کی آمدورفت زیادہ ضروری نہیں ہے۔ چنانچہ خوراک کی گاڑیوں نے مسافر گاڑیوں کی جگہ لے لی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ریلوں میں بھیڑ اور سفر میں بے آرامی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے آپ کو چاہیے کہ اپنے گھر رہیں اور اس طرح ریلوے کے زیادہ ضروری کاموں میں مدد دیں۔

داخلہ طبیہ کالج
مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۲۵ رجون ۱۹۴۴ء سے ۱۰ رجولائی ۱۹۴۴ء تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۲۵ رجون ۱۹۴۴ء تک پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اور مقررہ تاریخوں پر امیدوار کو کالج میں حاضر ہو جانا چاہیئے۔ قواعد داخلہ مفت طلب کئے جا سکتے ہیں +

پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۹ جون۔ اتحادی فوجیں فرانس میں جائیے کے شہر پر قبضہ کرنے کے بعد آگے بڑھ رہی ہیں۔ گویا فرانس میں جرمنوں کی پہلی ڈیفنس لائن توڑ دی گئی ہے۔ جرمنوں کے ہوائی جہاز بھی اب میدان میں آ گئے ہیں۔ اور جرمن مزاحمت ہر جگہ شدید تر ہو رہی ہے۔ ساحل کے نزدیک ایک خفیہ جرمن چھاؤنی برباد کر دی گئی۔ ایک جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جزیرہ نما شیربورگ میں ہر گھر میدان جنگ بنا ہوا ہے۔ اتحادی فوجیں [illegible] فرانس کی [illegible] رہی ہیں۔ [illegible] اور پیرس کے درمیان تمام ریلوے پل برباد کر دیئے گئے۔

لنڈن ۹ جون۔ مسٹر چرچل نے ہاؤس آف کامنز میں کہا۔ کہ جب تک کوئی خاص بات نہ ہوگی۔ میں فرانس کی جنگ کے بارہ میں کوئی بیان نہ دونگا۔ ممبران کو چاہیئے کہ لوگوں میں حد سے زیادہ خوش فہمی نہ پیدا ہونے دیں۔ اور انہیں یہ نہ سمجھنے دیں کہ فرانس کی جنگ چند روز میں ختم ہو جائیگی۔ ہمارے آگے بھی سخت مشکلات ہیں اور پیچھے بھی۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ فرانس کے محاذ پر جائینگے۔ مگر آپ خاموش رہے۔

لنڈن ۹ جون۔ یورپ پر حملہ کے دوران میں اتحادیوں نے ایک نیا جہاز استعمال کیا ہے۔ جس میں ہر طرف آتشیں ہاکٹیں لگی ہوئی ہیں۔ اور اس کے ذریعہ ساحل پر اس قدر مادہ آتشگیر گرایا جا سکتا ہے کہ جو دشمن کے لئے سخت مایوسی پیدا کرنے اور نقصان پہنچانے والا ہے۔ اسے گویا اتحادیوں کا خفیہ ہتھیار کہا جاتا ہے۔ اور یہ ڈیپ کے تجربہ کے بعد ایجاد کیا گیا ہے۔

چنگکنگ ۹ جون۔ ایک چینی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوجیں ہونان کے صدر مقام چنگشا سے صرف چھ میل رہ گئی ہیں۔ اس محاذ پر صورت حالات نازک ہو رہی ہے۔ مگر چنگشا پر جاپانی قبضہ کا چین کی لڑائی پر کوئی خاص اثر نہ پڑے گا۔

لاہور ۹ جون۔ میاں عبدالحی صاحب [illegible] اور میجر عاشق حسین خان صاحب وزراء پنجاب نے مسلم لیگ سے استعفٰے دے دیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہم سکندر جناح پیکٹ کے ماتحت ہی لیگ میں شامل تھے۔ اور مسلم لیگ اب اسے تسلیم ہی نہیں کرتی۔

لنڈن ۹ جون۔ فرانس میں موسیولاوال نے طوفانی دستوں کی لام بندی کا حکم جاری کر دیا ہے۔ تا جرمنوں سے تعاون کیا جا سکے۔ یہ دستے کسی فرانسیسی کو کوئی ایسی کارروائی نہ کرنے دیں گے۔ جس سے جرمنوں کو انتقامی کارروائی کا موقعہ مل سکے۔ نیز پیراشوٹ اترنے کی اطلاع حکام کو دینگے۔

بمبئی ۹ جون۔ ٹیکسٹائل کمشنر بلیک مارکیٹ کو ختم کرنے کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں۔ ایک سو سے زیادہ تاجر اور آٹھ ملیں اب تک بند کی جا چکی ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر کپڑے کی قیمتوں میں ½۶ فیصدی اور سوت کی قیمتوں میں آٹھ فیصدی کمی کا اعلان کر دیا جائیگا۔

لنڈن ۹ جون۔ فرانس کے مستقبل کے بارہ میں جنرل آئزن ہوور اور جنرل ڈیگال میں ایک سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ جنرل آئزن ہوور فرانس کے محاذ کا پوری طرح معائنہ کرنے کے بعد واپس انگلستان پہنچ چکے ہیں۔ آپ نے ایک جنگی جہاز میں چینل کو عبور کیا۔

لنڈن ۱۰ جون۔ سپریم اتحادی کمانڈ کے آٹھویں اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جزیرہ نما شیربورگ میں امریکن فوج نے ایک ریلوے لائن کو کئی جگہ سے کاٹ دیا ہے۔ اور اب بڑی ریلوے لائن کی طرف بڑھ رہی ہے۔ بائیو کے مغرب اور جنوب مغرب میں اتحادی فوجوں کو مزید کامیابی ہوئی ہے۔ کائن کے محاذ پر دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ باقی علاقوں میں بھی گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ فریقین ٹینکوں اور بکتر بند دستوں سے حملے کر رہے ہیں۔ اگرچہ موسم پھر خراب ہو گیا۔ مگر اتحادی اپنے مورچوں کو برابر آگے بڑھاتے جا رہے ہیں۔ کائن کے آس پاس دشمن کے سخت ہوائی حملوں کے باوجود اتحادیوں نے بعض جگہوں پر قبضہ کر لیا۔ اس علاقہ میں دو جرمن بکتر بند ڈویژن لڑ رہے ہیں۔ پنجشنبہ کی رات کو جرمن پیدل فوج بھی میدان میں آ گئی۔ جنرل آئزن ہوور نے کینیڈین دستوں کی بہادری کی بہت تعریف کی ہے۔ اسوقت تک دو ہزار جرمن قید کئے جا چکے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں دوسرے ملکوں سے یہاں لایا گیا ہے۔ پرسوں صبح آٹھ بجے سے کل آٹھ بجے صبح تک یعنی ۲۴ گھنٹوں میں اتحادی جنگی جہازوں نے دشمن کے ۴۶ ٹھکانوں پر سخت گولہ باری کی۔ جرمن ای بوٹوں نے اس علاقہ میں گھسنے کی کوشش کی جہاں ہمارے جنگی جہاز کھڑے ہیں۔ مگر انہیں مار کر بھگا دیا گیا۔

لنڈن ۱۰ جون۔ جنرل آئزن ہوور کی طرف سے فرانس پر بہت کثرت سے اشتہار پھینکے گئے ہیں۔ جن میں کہا گیا ہے کہ فرانس کی آزادی کا دن آ پہنچا ہے۔ اہل فرانس کو چاہیئے۔ کہ ہٹلر کی طاقت کو تباہ کرنے میں مدد دیں۔ ہم انصاف کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اور ہماری فوجیں زیادہ طاقتور ہیں۔

لنڈن ۱۰ جون۔ اٹلی میں پانچویں فوج نے روم سے ۴۰ اور ۴۵ میل کے فاصلہ پر تین اور شہروں پر قبضہ کر لیا ہے آٹھویں فوج بھی برابر آگے بڑھ رہی ہے کل بحیرہ روم کے اڈوں سے اڑ کر ۷۵۰ امریکن بمباروں نے میونچ کے علاقہ میں حملے کئے۔ دشمن کے فائٹروں سے کئی مٹھ بھیڑیں ہوئیں۔

ماسکو ۱۰ جون۔ روس کے کسی محاذ سے بھی کسی خاص سرگرمی کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

لنڈن ۱۰ جون۔ دشمن کی یو بوٹوں کے خلاف کارروائی کے بارہ میں مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے گذشتہ ماہ اتحادی جہازوں کا نقصان بہت کم ہوا اور ہمارے جنگی جہازوں نے دشمن کی یو بوٹوں کو زیادہ نقصان پہنچایا۔

واشنگٹن ۱۰ جون۔ ڈچ نیوگنی کے ساحل کے پاس چار جاپانی ڈسٹرائر ڈبو دیئے گئے اور ایک کو نقصان پہنچایا گیا۔ جاپانی جنگی جہاز جزیرہ بیک میں گھری ہوئی جاپانی فوجوں کو کمک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

لنڈن ۹ جون۔ برطانیہ کے ملک الشعراء سر جان سیفیلڈ نے برٹش نیشنل بک کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ شروع ہونے سے اس وقت تک ڈیڑھ کروڑ کتابیں بارود و گولہ بنانے [illegible]